

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

قیمت سالانہ عہ

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۶ اپریل ۱۹۱۷ء | نمبر ۱۴

گلدستۂ اخبار عالم

سلطنت متحدہ میں ہم شمنار کوئلہ اور لوہے کے دیگر فلزات کی ترقی کے لئے وزیر سامان جنگ کی ایک نئی شاخ قایم ہوئی ہے۔

یہ نئی شاخ جنگی مقاصد کے لئے بالخصوص مفید ہے۔ نو آدمیوں کی ایک مشیر کمیٹی امداد کے لئے قایم ہوئی ہے۔

سوس پوسٹ آفس نے گورنمنٹ کو نوٹس دیا ہے کہ ٹرکی میں اب جنگی پارسل نہیں جا سکتے۔

امپیریل گورنمنٹ نے امریکن سفیر مقیمی وائنا کو اس مضمون پر اعتراض کرنے کے لئے درخواست کی ہے۔

سویڈن میں نئی کیبنٹ تیار ہو گئی ہے۔

جس کا وزیر اعظم سینیٹر شوارز ہے۔

اس وزیر نے کہا ہے کہ میری سب سے پہلی پالیسی بے طرفدار غیر جانبداری ہوگی۔

یورپ کی وسطی سلطنتیں صلح کی تجویزیں کر رہی ہیں جو متخاصمین کے مفید ہونگی۔

اگر اس تجویز سے صلح نہ ہوئی تو جنگ جاری رہے گی۔

اناطولیہ اور بغداد ریلوے کا انتظام ایک انگریزی کمپنی کے سپرد ہوگا۔

ہفتہ مختتمہ ۲۵ مارچ میں فرانسیسی بندرگاہوں میں ۲۸۷۴ تجارتی جہاز آئے اور ۳۹۳ وہاں سے روانہ ہوئے۔

روسی جمہوری سلطنت کی قائمی پر لندن سے مبارکبادی کی تاریں بھیجی گئی ہیں۔

بمبئی کی کپاس کی جیکب سائسون کارخانہ میں ۱۳ مارچ کی صبح کو آگ لگ گئی۔ ایک لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔

گورنمنٹ ہند نے بمبئی کی ویسٹرن انڈین ٹرف کلب کو ہندوستانی جنگی قرضہ کے متعلق ایک لاٹری قائم کرنے کی اجازت دیدی ہے۔

پنجاب اور شمال مغربی سرحدی صوبہ میں ۳۱ مارچ تک ۱۱۴۰۰۰ روپیہ کی درخواستیں بابت جنگی قرضہ کے آچکی ہیں۔

ریاستہائے بہار اور اڑیسہ نے ۵۴۰۰۰ روپیہ کا عطیہ دو ہوائی جہازوں کے لئے دیا ہے۔

ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور کے پروفیسر لالہ دیوی چند اور لالہ مکند لعل پوری بیرسٹر ایٹ لا۔ پنجاب یونیورسٹی کے عام فیلو مقرر ہوئے۔

جموں اور کشمیر کے وزیر اعظم دیوان بہادر امرناتھ ۱۳ مارچ کو فوت ہو گئے۔

ہفتہ مختتمہ ۴ مارچ میں کل ہندوستان میں ۱۸۳۹۴ واردائیں اور ۱۴۷۹۵ اموات طاعون سے ہوئیں۔ **انجمن** حمایت اسلام لاہور کا سالانہ جلسہ ۶ و ۷ و ۸ اپریل کو اسلامیہ کالج کی عمارت میں ہوگا

تار برقیات

روس کے ساتھ ملنے کی کوشش

لنڈن ۱۳ مارچ - میسوپوٹامیہ کا ایک سرکاری مراسلہ راوی ہے - ۱۰ مارچ سے بغداد کے شمال کیجانب اور شمال مشرق کیجانب لڑائی کرتے ہوئے ہماری فوج دشمن کو پیچھے ہٹانے اور اپنے مورچے مستحکم کرنے میں دشمن کی فوج سے دوچار ہوتی رہی ہماری فوجیں اور روسی افواج خنقین کو اپنا مرکز نظر بنا رہی ہیں - مگر اس کام میں انکو بڑی بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا - نہروں اور دریاؤں پر جابجا پل باندھنے کی ہماری کوششوں میں اور روسیوں کو برف اور ان برباد شدہ مقامات میں سے گزرنے میں جو ترکوں کی پسپائی کی وجہ سے معرض ظہور میں آئے بڑی بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا - ہماری فوجوں کو بہت سی فوجوں اور سخت رکاوٹوں کا بھی سامنا کرنا پڑا - مگر ہم نے دشمن کا سخت نقصان کیا اور دشمن کے خوراک کے ذخائر اور دیگر سامان پر قبضہ کر لیا اور بہت سے آدمی بھی پکڑ لئے -

۲۳ مارچ کو ہم نے خاصی جنگ کر کے شہربان پر قبضہ کر لیا - اور دریائے دیالا کے علاقہ میں جبلہا اور قزلوبات پر ۲۵ مارچ کو قبضہ کر لیا - ہم نے دلتراہ اور سندیہ اور بغداد سے ۵۳ میل شمال کی جانب ایک زرخیز رقبہ لے لیا - ۱۹ مارچ کو بغداد سے ۳۶ میل مغرب کیجانب قلعہ جاہ میں جا پہنچے اور اس کو سر کر لیا - ترکوں نے بہت کم مزاحمت کی اور حت کی جانب پیچھے ہٹ گئے -

عثمان ریلوے پر حکمرانی

لنڈن ۲۰ مارچ - عثمان ریلوے کمپنی کی ایک میٹنگ میں لارڈ انتھسر نے جو اس میٹنگ کا صدر مجلس تھا - کہا کہ میں نے فارن آفس کو لکھا ہے کہ اگر ناتولین اور بغداد ریلوے کا انتظام جرمنوں کے ہاتھ سے لے لیا گیا ہے جیسا کہ توقع کیجاتی تھی تو اس کا انتظام کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے -

انگریزوں کی پیشقدمی

لنڈن ۳۰ مارچ - ایک جرمن بے تار کی خبر رسانی کا مراسلہ مظہر ہے کہ انگریزی زبردست فوج کے سامنے ہماری ریرگارڈ پیرون فنس سڑک کی دونوں طرفوں سے ایک لائن تک جو رہا کورٹ سے سوال تک ہے - پیچھے ہٹ گئی - ہم نے سانٹینس کے شمال مغرب کی جانب فرانسیسی حملات کو ان کے سخت نقصان کے ساتھ پیچھے ہٹا دیا -

لنڈن ۳۱ مارچ - بے تار کی خبر رسانی کا ایک بلجیمی مراسلہ مظہر ہے کہ ایک بلجیمی دستہ سٹین سٹراٹ پل پر کی پہلی لائن میں گھس گیا - اور پر جوش لڑائی ہوئی - دشمن کا سخت نقصان ہوا اور ہم نے دشمن کے چند آدمی گرفتار کر لئے

لنڈن ۳۱ مارچ - سر ڈگلس ہیگ شب کو رپورٹ دیتا ہے کہ ہم نے ہیوڈ کورٹ لے لیا اور اس گاؤں کے مشرق کی جانب بہت ہی آگے بڑھ گئے - ہم نے سرٹویل - ویمنڈ - اور سانکورٹ بھی سر کر لئے - ہماری فوجوں نے دشمن کو سینٹ ایملی سے پیچھے ہٹ جانے پر مجبور کر دیا - اور ہم نے دو گاؤں لے لیا - ہم نے دیہات - جین کورٹ - ہرولی - اور ہیر کورٹ اور سینٹ ہین اور جین سرو گیول کی نواح میں کے مورچے بھی سر کر لئے اور وہاں کی تمام سپاہ یا تو پکڑ لی یا قتل کر دی - ہم نے نیوویل سینٹ واسٹ کے شمال مشرق لونز کی مشرق پیرس کے شمال میں کامیاب یورشیں کیں اور تمام نہایت گرجے وغیرہ برباد کر دئیے اور کچھ آدمی قید کر لئے - نیوویل سینٹ واسٹ کی نواح میں ہم نے دشمن کی ایک یورش کو پسپا کر دیا -

لنڈن یکم اپریل - گزشتہ شب کا ایک فرانسیسی مراسلہ رپورٹ دیتا ہے کہ ائیس کی شمال اور جنوب میں خفیف سی گولہ باری ہوئی - ریجنی کے شمال مشرق کی جانب دشمن کے اپنچے گئے ہوئے مورچوں پر سانٹیلس کے شمال کی طرف وہ بالمقابل حملے کئے - مگر ہماری آتشباری نے ان کو فوراً خاموش کرا دیا - دریائے میوز کے بائیں کنارہ پر ہمارے توپخانہ نے نہایت کاری نمبر ۳۰۴ کے جرمن مورچوں پر تباہ کن آگ برسائی - جرمن ہوائی جہازوں نے ڈنمرک پر بم پھینکے (؟) اور دو دوسرے ہلاک ہو گئے -

ضرورت

کلارک آباد کرسچن بائز بورڈنگ سکول کے لئے جس میں ۱۲۰ بورڈرز ہیں ایک ہاؤس ماسٹر کی ضرورت ہے - لائق آدمی کو خاصی تنخواہ دیجائیگی - جو شخص لڑکوں کی اچھی پدرانہ محبتانہ شفقت اور محبت سے صحیح طرح نگرانی (؟) میں اپنے آپ کو ہمہ تن وقف کر دے - اس کی بیوی چھوٹے لڑکوں کی خبرگیری کریگی - ادھیڑ عمر یا بوڑھی عورت کو ترجیح دیجائیگی - درخواستیں پادری سی - ایم - گف صاحب سکرٹری سی ایم ایس مشنری سوسائٹی لاہور

ایڈیٹوریل نوٹس

دُنیا کا روشن اور تاریک پہلو

بائبل کا آپٹیمزم اور پیسیمزم

(۲)

علمائے صحیفۂ فطرت کے آپٹیمزم یا روشن پہلو کو اگر ہم مسیحیت سے علیحدہ کر کے دیکھیں تو وہ گناہ اور نجات کی تعلیم سے بالکل غیرمانوس اور اجنبی پایا جاتا ہے۔ ایسے عالموں کو اس بات کی بھی پرواہ نہیں کہ یہ دنیا گناہ کے باعث وہ دنیا بن گئی ہے جس سے کنارہ کشی کرنے کی بائبل میں ترغیب دی گئی ہے۔ بلکہ اس آپٹیمزم میں یہ امر تسلیم کر لیا گیا ہے۔ کہ دنیا اپنی اصلی حالت میں ابھی تک موجود ہے۔ خدا نے جو دنیا کو بنا کر فرمایا تھا کہ "بہت اچھا ہے" وہ حالت تاحال قائم ہے۔ اعلیٰ نیکی اور فضل بھلائی دنیا سے معدوم نہیں ہو گئی۔ نہ ہی اس کا باہمی تناسب اور موافقت زائل ہو چکا ہے۔ اور جب ہم ہر شے کو اس کی کلی یا مجموعی صورت میں دیکھتے ہیں تو وہ اچھی معلوم پڑتی ہے۔ دنیا کی حالت ابھی تک لگاتار اکتشافی ہے۔ یہ اعلیٰ خیر انسانیت کے اس اکتشاف مطلق و ذاتی کا نام ہے جس کے لئے اس دنیا میں ضروری سامان موجود ہیں۔ زندگی کے اس آپٹیمیسٹ یا روشن پہلو کے نظارہ میں ہستی کی خالقانہ اور قائم رکھنے والی طاقتوں کا نظارہ ہمارے پیش نظر آتا رہتا ہے۔ اس عقیدہ کے مطابق موت اور بے ترتیبی کی جانب سے آنکھیں موند لی جاتی ہیں۔ شر کو صرف ایک عیب یا حد یا ایک ایسی حالت تصور کیا جاتا ہے۔ جو زندگی کی حرکت اور ترقی کے لئے لابدی ہے۔ شر منتہی کیا ہے؟ آپٹیمیسٹ یا محاسن بین اس سوال کا یہ جواب دیتے ہیں کہ شر منتہی صرف دانائی میں قاصر ہونے یا بہ الفاظ دیگر جہالت اور وحشت کا دوسرا نام ہے جس پر انسان نے ترقی پذیر علم و فضل سے غلبہ حاصل کرنا ہے۔ مگر زندگی کا اس سے بالکل برعکس نظارہ وہ ہے جس کو آجکل کی فلسفی زبان میں پیسیمزم یا معائب بینی یا تاریک پہلو کہتے ہیں۔ اس تعلیم کے مطابق یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ یہ دنیا فی الاصل ابتدا سے اب تک غم و رنج کا مخزن رہی ہے۔ اور ویسا ہی اب بھی ہے۔ انسان صرف دکھ اور رنج کے لئے پیدا کیا گیا اور اس لئے بنا ہے کہ وہ زندگی کی بے قراری اور ابتری میں ترقی کرتا جائے۔ علاوہ اس کے یہ امر بھی تسلیم کیا جاتا ہے۔ کہ اس دنیا کی تاریخ کی ابتدا میں ایک طلائی یا سنہری زمانہ تھا جو اب جاتا رہا ہے۔ اور اس کی جگہ خرابی نے لے لی ہے۔ جو برابر بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ حتیٰ کہ مسیح خداوند کا وہ قول پورا ہو جائیگا کہ بدی کے بڑھ جانے سے بہتوں کی محبت ٹھنڈی ہو جائے گی۔ یہ قول اس کی تائید میں پیش کیا جاتا ہے۔ اس عقیدہ کے مطابق مانا جاتا ہے۔ کہ آدمی اس دنیا میں خیر منتہی کو حاصل ہی نہیں کر سکتا۔ خیر منتہی محض اخلاقی اعلےٰ تصور ہے۔ جو محض خیال یا وہم ہے۔ جس کا آغاز انسانی تمنا سے ہوا اور انسان اس عالم میں ایک ایسی زندگی یا ہستی ہے جو بے ربطی اور ابتری کا سلسلہ لاینحل ہے۔

ان دونوں فلسفیانہ عقاید کے جو ایک دوسرے سے بالکل متضاد ہیں مسیحیت میں محاسن بینی یعنی آپٹیمزم اور معائب بینی یعنی پیسیمزم ہر دو کی سچائی اور حقیقت موجود ہے یا بہ الفاظ دیگر ان دونوں کے مجموعے کا نام ہی سچائی ہے۔

مسیحیت کو ہم اس وجہ سے پیسیمزم کہتے ہیں کہ اس میں تعلیم دی گئی ہے۔ کہ ساری دنیا خرابی اور شرارت میں گرفتار ہے۔ اور آدمی فردوس کھو بیٹھا ہے۔ اعلیٰ خیر معدوم ہے انسانی زندگی مع اپنے فضائل اور محاسن کے ہمارے سامنے ایک ایسی سلطنت کے کھنڈرات پیش کر رہی ہے جو کسی زمانہ میں کامل اور منتہی تھی۔ مگر اب برباد ہو چکی ہے۔ انسان نے اپنی مرضی کو بری طرح استعمال کر کے اپنی شاہانہ حکومت اور مرتبت کو زائل کر دیا ہے۔ مگر ساتھ ہی اس کے مسیحیت میں آپٹیمزم یعنی مسئلہ محاسن بینی یا دنیا کے روشن پہلو کی تعلیم موجود پائی جاتی ہے۔ کیونکہ بائبل میں سکھایا گیا ہے۔ کہ ممکن ہے۔ کہ آدمی چھٹکارا پا کر اپنی اس برباد شدہ شاہانہ حکومت اور مرتبہ پر پھر بحال ہو جائے۔ اعلیٰ یا منتہی خیر کو مسیح نے از سر نو بحال کر دیا ہے۔ اس نے انسان کے لئے فردوس کے دروازے پھر کھول دئیے ہیں۔ اگر ہم ان دونوں مسئلوں کا اس رنگ میں باہم مقابلہ کریں جو ہم کو انسان کی طبعی زندگی میں نظر آتا ہے۔ تو ہم پیسیمزم کو زیادہ روشن اور واضح طور پر معائنہ کرتے ہیں۔ کیونکہ اس سے وہ غیر موزونیت اور ناموافقت ظاہر ہو جاتی ہے جو اصلی اور خیالی کے درمیان ہے۔ اور جس کو آپٹیمزم مخفی کر دیتا ہے۔ دراصل مسئلہ محاسن بینی

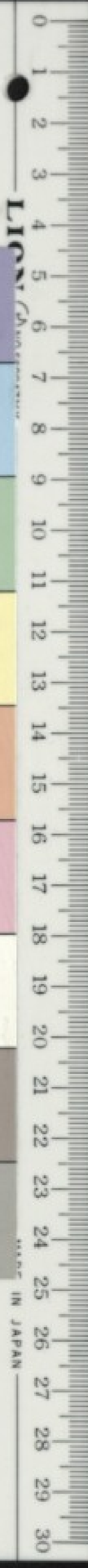
اور معاملے یعنی آٹمیزم اور سیپیزم ایک دوسرے سے نزدیکی تعلق رکھتے ہیں۔ کیونکہ ان ہی احساس اور تصور کا براہ راست تعلق ہے۔ یہ دونوں تاریخ انسانی کے اندر ہر وقت موجود پائے جاتے ہیں۔ نیز اگر انسان ایک جانب تو زندگی کی تحریک اپنے اندر رکھتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ اور اپنی زندگی سے اطمینان اور مسرت پاتا ہے۔ مگر دوسری سمت میں اس کے دل کے اندر گناہ اور رنج موجود ہے۔ مگر مسٹر ہارٹ کے اہمیت نقطۂ خیال کے بارے میں تاریخ بتاتی ہے کہ نسل انسانی کا باقرار و مسرت آمیز زمانہ وہی ہے جس میں اس نقطۂ خیال کا پورا زور ہوتا ہے۔ اور وہ تمام دیگر خیالات پر سبقت لیجاتا ہو۔ کیونکہ جب تک کہ آدمی اپنی پیدا کرنیوالی طاقت کا وقوف رکھتا اور اس کی ہستی اور موجودگی میں محفوظ رہتا ہے تب تک ہستی کی خالقانہ طاقت پر اس کا ایمان بلا جنبش اور لرزش رہتا ہے۔ مگر اس ایمان کی قائمی اسی وقت رہ سکتی ہے جبکہ اس ایمان کی بنیاد اس "نئی خلقت" پر ہو جس کا ذکر مسیحی مذہب میں ہے۔

عبادت میں سجدہ } سجدہ کرنا عبادت کا جزو اعظم ہے

اور مشرقی سجدہ جو بائبل کا سجدہ ہے مغربی سجدہ سے بالکل متفرق ہے۔ اس میں سر جھکانا (پیدائش ۲۴: ۴۸) زمین پر سر جھکانا (خروج ۳۴: ۸) اوندھے منہ زمین پر سجدہ کرنا (۱ سموئیل ۲۴: ۸) اوندھے منہ ہو کے گرنا۔ اور سجدہ کرنا (۲ سموئیل ۱: ۴) کسی کے آگے جھک کر زمین پر سجدہ کرنا (۲ سموئیل ۱۴: ۲۰) قدموں پر گرنا اور سجدہ کرنا (۲ سلاطین ۴: ۳۷) مشتمل ہے۔ صرف جھکنا اور سجدہ کرنا دو باتیں مختلف ہیں محض سر جھکانا تعظیم کا ادنیٰ درجہ ہے۔ مگر اس کے ساتھ زمین پر منہ کے بل . . . گرنا تعظیم کا اعلیٰ ترین اور کامل درجہ ہے (استر ۳: ۲-۵) محض سر جھکانے میں سنجیدگی اور خاکساری کم پائی جاتی ہے مگر منہ کے بل زمین پر گرنا حد درجہ کی سنجیدگی اور خاکساری اور اپنی محتاجی اور مسجود پر کامل بھروسہ کا خاص اظہار ہے۔ اگر مسجود بیٹھا ہوا ہو تو اس کے پاؤں کی چوکی کے سامنے منہ کے بل سجدہ کیا جاتا ہے اس طرح سجدہ کرنے میں پیشانی ناک دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں۔ دونوں پاؤں کے انگوٹھے اور دونوں گھٹنے زمین پر ٹکا جاتے ہیں۔ اور سجدہ مکمل ہو جاتا ہے۔ ہندی میں اس کو اشٹانگ پرنام یعنی عمیق تعظیم کہتے ہیں جس میں دونوں ہاتھ دونوں پاؤں دونوں رانیں دونوں آنکھیں۔ سر۔ زبان کے گلے اور زمین پر ٹکتے اور جھک جاتے ہیں۔ جب ایسا سجدہ کسی مخلوق کو کیا جاتا ہے تو وہ صرف تعظیمی ہوتا ہے۔ مگر جب اس خالق اور مسجود حقیقی **خدا تعالیٰ** کو کیا جاتا ہے تو اس میں تعظیم اور عبادت دونوں شامل ہوتی ہیں۔ ایسا سجدہ مغربی دستور کے خلاف اور نئی روشنی اور تہذیب کے برعکس اور غیر موزوں ہو تو ہو۔ مگر عبادت الٰہی کی عین جزو خاص اور لازمی عنصر ہے۔ ماسوائے اس قسم کے سجدہ کے کوئی اور سجدہ واقعی کہلانے کے لائق نہیں۔ سب سے بڑا نمونہ ہمارے خداوند یسوع مسیح کا ہے۔ جس نے اگرچہ خدا کی صورت پر تھا۔ خدا کے برابر ہونے کو قبضے میں رکھنے کی چیز نہ سمجھا . . . اور خادم کی صورت اختیار کی؟" (فلپی ۲: ۷) اور گتسمنے باغ میں "منہ کے بل گرا" (متی ۲۶: ۳۹) اور آسمان پر چوبیس بزرگ اس کے سامنے جو تخت پر بیٹھا ہے گر پڑتے ہیں اور ان کو سجدہ کرتے ہیں جو ابدالآباد زندہ رہیگا۔ اور اپنے تاج یہ کہتے ہوئے ڈالدیتے ہیں کہ اے ہمارے خداوند اور خدا تو ہی تمجید اور عزت اور قدرت کے لائق ہے۔ کیونکہ تو ہی نے ساری چیزیں پیدا کیں اور وہ تیری ہی مرضی سے تھیں اور پیدا ہوئیں۔" (مکاشفہ ۴: ۱۰ و ۱۱) مشرقیوں کی عبادت میں یہی طریقہ سجدہ کا ہے۔ اور ایسا ہی ہونا چاہیے۔

ایسٹر ڈے } یعنی ہمارے خداوند مسیح دنیا کے نجات دہندہ کے

مردوں میں سے زندہ ہو جانے کی یادگاری کا دن۔ خداوند مسیح کی صلیبی موت اور قیامت ایسے ضروری امور مسیحی مذہب میں ہیں کہ ان کے بغیر مسیحی مذہب اور دیگر مذاہب میں کوئی خصوصیت باقی نہیں رہتی۔ اگر مسیح نہ مرتا اور مر کر زندہ نہ ہوتا تو نجات بھی ممکن نہ ہوتی مسیح اپنی زندگی میں ایک نیک استاد اور معمولی مذہبی ریفارمر سے بڑھکر نہ ہوتا۔ اور نہ ہی وہ خدا کا بیٹا ثابت ہوتا۔ کیونکہ وہ مردوں میں سے جی اٹھنے کے سبب قدرت کے ساتھ خدا کا بیٹا ٹھہرا۔" (رومی ۱: ۴) اور اگر مسیح نہیں جی اٹھا تو ہماری منادی بھی بیفائدہ اور تمہارا ایمان بھی بے فائدہ ہے . . . . تم اب تک اپنے گناہوں میں گرفتار ہو۔ بلکہ جو مسیح میں سو گئے وہ بھی ہلاک ہوئے (۱ کرنتھی ۱۵: ۱۲ سے ۱۹) لیکن فی الواقع مسیح مردوں میں سے جی اٹھا ہے۔ اور جو سو گئے ہیں ان میں پہلا پھل ہوا (ایضاً ۲۰ آیت) "اے موت تیری فتح



کہاں رہی؟ اے موت تیرا ڈنک کہاں رہا؟ موت کا ڈنک گناہ اور گناہ کا زور شریعت ہے۔ مگر خدا کا شکر ہے جو ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلے سے ہم کو فتح بخشتا ہے" (ایضاً ۵۵ سے ۵۷ آیات)

حضور ویسرائے کی خدمت میں ہندوستانی مستورات کا وفد

۳ ماہ گزشتہ کو ہندوستان کے مختلف صوبجات کی معزز مستورات کا ایک شاندار وفد مزدوری معاہدہ کے متعلق حضور ویسرائے کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسز جہانگیر پٹیٹ صاحبہ نے ہندوستان کی زنانہ آبادی کی طرف سے نہایت معقول اور پرجوش ایڈریس دیا۔ جس میں نوآبادیات میں ہندوستانی مزدوری پیشہ مستورات کی مصیبت ذلت اور بےکسی کی سچی اور پردرد رپورٹ درج تھی۔ حضور ویسرائے نے بڑے تپاک کے ساتھ ڈیپوٹیشن کو شرف قبولیت عطا فرمایا۔ یہ زنانہ ڈیپوٹیشن ہندوستان میں انگریزی عہد سلطنت کے اندر پہلی مثال ہے۔ روشنی کے زمانہ اور انگریزی تہذیب اور تعلیم کا بہترین مفید نتیجہ ہے۔

ایک قتل کے مقدمہ میں ایک بندر کی شناخت و شہادت

اخبارات میں آج کل یہ خبر گشت کر رہی ہے کہ جزیرہ نما ملایا کے ایک شہر ٹپنگ کے ربڑ کی کاشت کے باغیچوں میں ایک چینی مداری نے ایک روز بندر کا تماشہ دکھا کر ۷۰ سینٹ جمع کرلئے۔ رات کو قریب ہی کی ایک جھونپڑی میں ایک ملایا باشندہ کے ساتھ شب باش ہوا۔ میزبانوں کی نیت میں فرق آگیا۔ اُنہوں نے مداری کو قتل کرکے اُس کی لاش کو جھونپڑی سے کچھ دور دفن کردیا۔ بندر نے کل ماجرہ اپنے مالک کے قتل اور جائے دفن کو چھپ کر بغور دیکھا صبح کے وقت بندر نے ایک انگریز کو سڑک پر سے گزرتے دیکھ کر اُس کو گھیر لیا۔ اور اُسے اپنے ساتھ چلنے پر مجبور کیا۔ انگریز مذکور بھی بندر کے ساتھ ہولیا۔ اور اُس جگہ پر جا پہنچا جہاں لاش دفن تھی۔ بندر نے زمین کھود کر لاش دکھائی۔ انگریز نے فوراً پولیس میں اطلاع دی اور دو آدمیوں کو قتل کے الزام میں گرفتار کرلیا۔ مقدمہ کا چالان عدالت میں ہوا وہاں قاتلوں کو بہت سے آدمیوں کی قطار میں کھڑا کیا گیا اور بندر کو شناخت کے لئے وہاں لایا گیا۔ بندر نے فوراً سخت غصہ کے عالم میں ہوکر دونوں قاتلوں کو جا پکڑا۔ اور اُن کو پھاڑ کھانے کے لئے جھپٹا۔ مگر عدالت کے اشاروں سے بمشکل تمام بندر کو اُن سے علیحدہ کیا گیا۔ فیصلہ عنقریب ہونے والا ہے۔ دیکھیں کیا فیصلہ ہوتا ہے۔

پیغام صلح کی عبرانیدانی

آریہ گزٹ مورخہ ۱۵ چیت کے پرچہ میں بعنوان "تعاقب" اپنے لیڈنگ آرٹیکل میں مرزائی فرقہ کی نمبر ۲ جماعت کے لاہوری اخبار **پیغام صلح** کے کسی ۱۲ مارچ کے مضمون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اُس کی اُس شرح کا ذکر کرتا ہے۔ جو پیغام صلح نے یجروید کے چالیسویں ادھیائے پر کی ہے۔ وہ یہ ہے "ایشا واسیم ادم سروم الم یعنی اس تمام جہان میں ایش آباد ہے" آگے چلکر بتایا ہے کہ پیغام صلح کے بیان کے مطابق "وہ ایش یسوع مسیح ہے۔ کیونکہ عبرانی میں یسوع مسیح کو ایش کہا ہے" جناب ایڈیٹر صاحب آریہ گزٹ تو پیغام صلح کی اُس منطق پر قربان ہو جاتے ہیں اور ہم پیغام صلح کی عبرانی دانی پر قربان ہوتے ہیں۔ جناب من! یہ بالکل غلط ہے۔ عبرانی میں یسوع مسیح کو ایش ہرگز نہیں کہا گیا۔ اور نہ ہی اُس لفظ ایش کے لغوی معنی یسوع مسیح کے مترادف ہیں۔ بلکہ برعکس اس کے ایش کے عبرانی معنی مرد ہے۔ اور اُس کا مونث ایشاہ یعنی عورت ہے۔ یسوع مسیح کو عبرانی زبان میں یشوعہ ہما شیخ یعنی یسوع المسیح ہے۔ یشوعہ کا یونانی یسوع ہے۔ جو اردو میں یسوع مرقوم ہوتا ہے۔ الغرض الفاظ ایش اور یسوع عبرانی میں بالکل مختلف اور متفرق مادہ اور معنی کے ہیں۔ ان کو ایک دوسرے سے کچھ بھی تعلق نہیں ہے۔ پنڈت جوالا پرشاد جی مرادآبادی ایش اپنشد کے (جو یجروید کا چالیسواں ادھیائے ہے) لفظ ایش کا ترجمہ یہ کرتے ہیں۔ "(ایشا) سب پرانیوں کے ایش ارتھات وشی بھوت کرنے والے پرماتما" اور گریفتھ صاحب اپنے یجروید کے انگریزی ترجمہ میں "دی سول آف آل۔ اینڈ دائی اینوسٹ سیلف دی اونلی ایبسولیوٹ ریالٹی" یعنی روح کل اور تیری باطنی انانیت۔ واحد حقیقت مطلق کرتے ہیں جو گرنتھ کے لفظ "تمامکیم" کا دوسرا نام ہے جو سری شنکراچاریہ اپنشد کی ادویت سنگیا میں سے ایک سنگیا ہی یہ اس امورت پرش کا نام ہے۔ جو اس قسم کی سنگیاؤں سے سنگیت یا موسوم ہوتا ہے۔ مقابل میں اُس مورت پرش کی دیگر سنگیا کے لئے۔ جس کو گرنتھ میں پرجاپتی اور ہرنیہ گربھ اور اپنشدوں میں کہیں کہیں ان کے دیگر سنگیا سے سنگیت یا موسوم ہوتا ہے۔ پس معلوم ہوتا

ہے کہ اڈیٹر صاحب پیغام صلح کو نہ تو عبرانی آتی ہے۔ اور نہ سنسکرت میں اُن کو کچھ دخل ہے اور نہ آپ نے تحقیقات کرنے کی تکلیف گوارا کی۔ سچ ہے آدمی بیٹھے بات کو تولے اور پھر منہ سے بولے

قاصد کی رائے اور مشورہ } مارچ کے قاصد میں

ہمارے معزز اڈیٹر صاحب اپنے اڈیٹوریل نوٹس میں مسٹر واعظ اور این۔ ایم۔ جالیس کا عنوان دیکر لکھتے ہیں کہ نور افشاں کے کالموں میں آجکل ایک زبردست بحث اور مزیدار بحث اس مضمون پر چل رہی ہے کہ "مشرقی مسیح کے کیا معنی ہیں"۔ اور پھر آگے چلکر لکھتے ہیں "ہمیں مسٹر واعظ کے خیالات سے عام طور پر تو کسی قدر اتفاق ہے۔ لیکن کاش کہ وہ مشرقی اور مغربی مسیح کے بجائے مشرقی اور مغربی مسیحیت کا زیادہ موزوں لفظ استعمال کریں۔ ہم بھی آپ کے ساتھ اس امر میں اتفاق کرتے ہیں۔ کیونکہ مسیح تو ایک ہی ہے۔ اور اس کی تعلیم بھی ایک ہی ہے۔ اُس کی شخصیت اور زندگی اور تعلیم کمل ہے۔ اُس میں کسی قسم کی اصلاح کی کچھ بھی ضرورت نہیں ہے۔ اگر اصلاح کی ضرورت ہے تو وہ اُس کو ہند کے سامنے پیش کرنے اور مسیحی طریق عبادت اور دیگر متعلق امور میں ہے۔ جس پر نہ صرف معقول اور مفید بحث ہی کی ضرورت ہے۔ بلکہ عملی طور پر اس کی تائید اور حمایت کی ضرورت بھی ہے۔ مشنری صاحبان کو بھی اس طرف توجہ کرنا لازمی ہے کیونکہ ان کا اور ہمارا ایک ہی مدعا ہے۔ یعنی ہند کو مسیح کے لئے فتح کرنا۔ قاصد کو بھی اس مضمون کی طرف ضرور توجہ دینا چاہیے۔

کوکب ہند } آجکل اخبار کوکب ہند میں بھی اس قسم کی بحث شروع ہو چلی ہے۔ "شاعر" کے قلم سے ایک مضمون ۳ مارچ کے پرچہ میں معنون "بغور طلب ریزولیوشن پر آزادانہ رائے" درج ہے۔ آپ ۱۲ جنوری کے کوکب ہند کے "غور طلب ریزولیوشن" کا اور ایڈیٹر صاحب کے اس پر طلب مشورہ کا اشارہ کیا ہے۔ اور لکھا ہے حالانکہ مضمون نہایت دلچسپ و مفید تھا مگر افسوس کہ زمانہ دو ماہ کا گزر گیا کسی صاحب نے اپنی توجہ اس طرف مبذول نہ فرمائی۔ اس خاموشی کی وجہ آپ فرماتے ہیں۔ "ایک آزاد مسیحی کی پوزیشن بھی مشن سے تعلق رکھتے ہوئے خطرہ سے خالی نہیں۔ اول تو اپنے ہی چند برادران ناظرین کے جلتے ہوئے تیروں کا نشانہ بننا پڑیگا دوم مشنری صاحبان کی نظروں میں کانٹا سا کھٹک جائیگا"۔ سچ ہے! اور ہم مضمون نگار کے ان الفاظ سے کلی اتفاق کرتے ہیں کہ "مگر حق بات کے اظہار کرنے سے محترض کرنا بھی بزدلی ہے"۔ بیشک سچ جب تک ہم اخلاقی دلیری اور مناسب قرینہ پر کسی کام کے درپے نہ ہونگے۔ تب تک ہماری قومی مذہبی اور اخلاقی اور دنیاوی بہبودی ہم سے دور رہیگی۔ "آزادگی آزادگی کی پکار بے سود ہے۔ سلف سپورٹنگ سلف گورننگ اور سلف پروپیگیٹنگ ہندوستانی کلیسیا نہیں بن سکتی"۔

عمر دریافت کرنے کا علمی طریق

} کہتے ہیں کہ ایک روز کسی بادشاہ کے پاس ایک مسن اور جہاندیدہ پروفیسر آیا اور دلچسپ اور مفید باتوں سے بادشاہ کو خوب محظوظ کیا۔ اثنائے گفتگو میں دونوں اس نقطے پر آپہونچے کہ بادشاہ کو پروفیسر موصوف کی عمر دریافت کرنے کی ضرورت پڑی۔ بادشاہ نے اس موقعہ پر ریاضی کے ایک مسئلہ کا خیال کرکے پروفیسر سے کہا آہا! کیا خوب!! مجھے نرالی حساب کا ایک نہایت عمدہ مسئلہ یاد آگیا۔ جس سے میں تمہاری عمر دریافت کرسکتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ

جس ماہ میں تم پیدا ہوئے ہو اُسکا نمبر دل میں رکھ لو۔ چونکہ پروفیسر موصوف ماہ دسمبر میں پیدا ہوا تھا اس لئے اُس نے اپنے دل میں ۱۲ کا عدد قایم کر لیا۔ بادشاہ نے کہا اسکو دو سے ضرب دو۔ اسمیں ۵ جمع کرو۔ پروفیسر نے ایسا ہی کیا۔ پھر بادشاہ نے کہا اچھا اسکو ۵۰ میں ضرب دو۔ اس میں اپنی عمر کا سال جمع کرو۔ اُس میں ۳۶۵ تفریق کرو اور ۱۱۵ جمع کردو۔ پروفیسر ویسا ہی کرتا گیا۔ آخرکار بادشاہ نے دریافت کیا کہ کل رقم کتنی ہوئی پروفیسر نے جواباً عرض کیا کہ ۱۲۷۰ بادشاہ نے فرمایا اچھا اب معلوم ہوگیا آپ ماہ دسمبر میں پیدا ہوئے تھے اور اب آپ کی عمر ۷۰ سال کی ہے۔

پروفیسر نے حیرت سے سوال کیا حضور کو یہ کس طرح معلوم ہوگیا؟ بادشاہ نے فرمایا آپ کی پیدائش کا مہینا سال کا ۱۲ واں مہینہ تھا جو اس رقم کے بائیں طرف کے دو عدد ہیں اور آخری دو عدد آپ کی عمر کے سال ہیں۔ پروفیسر قہقہہ مار کر بول اٹھا کیا خوب بلند خیالی ہے۔ میں خود اس کا امتحان اکثر کیا کرونگا۔

شکاگو واقعہ امریکہ میں گندم کی قیمت فی بشل (۳۲ سیر کا پیمانہ) تقریباً دو ڈالر (چھ روپیہ) ہے۔

طرواس میں پولوس کی رویا

پس وہ موسیہ سے گزر کر طرواس میں آئے اور پولوس نے رات کو رویا میں دیکھا کہ ایک مقدونی آدمی کھڑا ہوا اُس کی منت کر کے کہتا ہے کہ پار اُتر کر مقدونیہ میں آ اور ہماری مدد کر۔ اعمال ۱۶: ۹-۸ آیت۔

روح کی ہدایت سے پولوس اور اُسکے ساتھی طرواس میں آموجود ہوئے۔ طرواس ایک تاریخی مقام تھا۔ یہاں کے بادشاہ پریام کا بیٹا پارس یونان کے مشہور شہر سپارٹا کی خوبصورت ملکہ ہیلن کو بھگا لایا تھا۔ اس پر یونان کے تمام شہزادے طرواس پر چڑھ آئے اور دس برس کے محاصرے کے بعد اُسے لے لیا اور آگ سے پھونک دیا۔ یونان کا اندھا شاعر ہومر اس محبت اور مہم کی کتھا گایا کرتا تھا۔ جسے مابعد کے زمانے میں قلمبند کرنے سے الیئڈ نام مشہور کتاب بنگئی۔

پولوس اور اُس کے ساتھی جس طرواس میں پہونچے وہ پرانے طرواس کے چار میل دور آبنائے ہیلس پنتھ کے کنارے واقع تھا۔ جس نے طرواس کو سکندر اعظم کے خلیفوں نے قائم کیا تھا۔ اور اسے سکندری طرواس کہتے تھے۔ پولوس جیسے شخص کے لئے طرواس جیسے تاریخی مقام پر پہونچکر اُس کی تاریخی باتوں پر غور و خوض نہ کرنا ممکن نہ تھا۔ سو وہ طرواس میں ہر قدم پر کسی نہ کسی پرانی بات پر سوچتا ہوگا۔ جس طرح نادان خوبصورت ہیلن اپنے گناہ آلودہ عشق سے فریفتہ ہوکر بدذات پارس کے جنگل میں آگئی تھی۔ اسی طرح کتنی خوبصورت روحیں جو خدا کی صورت پر پیدا کی گئیں گناہ کے عشق سے فریفتہ ہوکر شیطان کے جنگل میں پھنسی ہوئی ہیں۔ بغیر مہم اور بغیر خون بہائے کس طرح وہ چھڑائی جاسکتی ہیں۔ جب وہ ہیلس پنتھ کی روپہلی لہروں کے پار دوسری طرف ہیلن کے دیش کو دیکھتا تھا تو گویا یونان کے نیلے نیلے پہاڑ اُسے بلاتے تھے کہ آ اور اُس قوم کو نجات کا پیغام سنا جس کی تہذیب و تعلیم شجاعت اور بہادری نے دنیا میں عجوبہ پیدا کیا تھا۔ اسی طرح طرواس میں اُس کا دن بیت گیا۔ اور رات آپہونچی تب پولوس نے رات کو رویا میں دیکھا کہ ایک مقدونی آدمی کھڑا ہوا اُس کی منت کر کے کہتا ہے کہ پار اُتر کر مقدونیہ میں آ اور ہماری مدد کر۔ آؤ ہم تھوڑی دیر کے لئے اس عجیب رویا پر غور کریں۔ اور اپنے لئے کچھ نصیحت نکالیں۔

اوّل۔ **ایک مقدونی آدمی** (ا) متن کے مطابق یہ ایک خاص مقدونی آدمی تھا۔ اب دیکھو زمانہ کیسا بدل گیا۔ ایک وہ دن تھا جب مقدونوی شہزادے سکندر اعظم نے اپنی قوت بازو سے تمام دنیا کو ہلا دیا تھا۔ اور اس بات پر روتا تھا کہ اب میرے لئے فتح کرنے کو کوئی ٹکڑا زمین کا باقی نہ رہا۔ دیکھو اُسی فاتح سکندر اعظم کی قوم میں سے ایک مقدونی کھڑا ہوکر ایک مفتوح ایشیائی آدمی کے آگے ہاتھ جوڑ کر التجا کرتا ہو کہ پار اتر کر آ اور ہماری مدد کر۔

(ب) یہ مقدونی ایک یونانی تھا۔ اُن دنوں مقدونیا یونان ہی کا ایک صوبہ تھا اور مقدونی اپنے کو یونانی ہی گردانتے تھے۔ اسی طرواس کے میدان میں یونانی شہزادوں نے اپنے اسلاح جنگی کے کارنمایاں دکھائے تھے۔ اب اسی طرواس کے میدان میں یہ یونانی مقدونی ایک مفتوح مشرقی مشنری سے منت کر کے کہتا ہو کہ پار اُتر کر آ اور ہماری مدد کر۔

(ج) یہ مقدونی ایک رومی تھا۔ مقدونیا کا صدر شہر فلپی رومیوں کی بستی کہلاتی تھی۔ دیکھو آیت ۱۲- یہ بستی بھی عام بستی نہ تھی۔ بلکہ رومی سپاہ یہاں آباد ہوئی تھی۔ اگر یہ مقدونی انہیں رومی سپاہیوں میں سے ایک تھا۔ تو دیکھو کہ جس رومہ کی سپاہ کی ڈپٹ سے دنیا کی قومیں کانپتی تھیں۔ اب وہی رومہ اس مقدونی میں ہوکر اپنے ہی مفتوح رعیت ایک نفرتی یہودی مشنری سے منت کر کے کہتا ہے کہ پار اُتر کر آ اور ہماری مدد کر۔

(د) یہ مقدونی ایک یورپین تھا۔ کیا یورپ کبھی ایشیا کے آگے سرنگوں ہوا۔ ہمارے زمانے میں یورپین ہمارے بادشاہ ہیں۔ ہم ایشیا کے لوگ اُن کے سامنے کچھ حقیقت نہیں رکھتے ہاتھی کے آگے چیونٹی کی مثل یا شیر کے آگے چوہے کی مانند ہیں۔ لیکن یہاں اس مقدونی آدمی میں ہوکر ایک یورپین بہادر، ہمارے ہی جیسے ایک مشرقی سے کہتا ہے۔ کہ پار اتر کر آ اور ہمارى مدد کر۔ کیا یہ ایک عجیب بات نہیں؟

سہارنپور کنونشن ۱۹۱۷ء

اپریل ۲۵ بدھ کی شام سے اپریل ۳۰ پیر کی شام تک

"تو دہنی اور بائیں طرف بڑھیگی اور تیری نسل قوموں کی وارث ہوگی اور اُجاڑ شہروں کو بسادیگی"
یسعیاہ ۵۴: ۳

سہارنپور کنونشن آپ کو دعوت دیتی ہے۔ خداوند فرماتا ہے "میں اس لئے آیا کہ وہ زندگی پائیں اور کثرت سے پائیں" اسی سے کثرت

کی زندگی لیجئے اور دوسروں کو بھی پہنچا دیجئے

کنونشن کی کامیابی دعا کا کمرہ ہے۔ دعا کا کمرہ قوت کا کمرہ ہے

اس سال دعا کے کمروں کو حمد اور دعا سے بھر دیجئے خداوند . . . . کہ جن کے کہیگا کہ شخص وہاں پیدا ہوا تھا زبور ۸۷ - ۶ آپ دعا کیجئے کہ اس کنونشن میں کثرت سے پیدائشیں ہوں۔ اس سال ان کے ساتھ خاص کام کیجئے۔

کھانا پینا وغیرہ کنونشن کا بیرونی پہلو ہے۔ اس لئے بہت فکر کریں پر وہ بس میں ہر ایک آرام کا . . . . ملنا تو ممکن نہیں تو بھی کوشش کیجائیگی کہ آرام سے آپ کھائیں اور پئیں اور رہیں۔ سابق دستور کے مطابق کھانے پینے کے لئے رسٹارنٹ کے طریقہ پر دو کانیں ہوں گی۔ جن میں زیادہ تر ہندوستانی چیزیں ملیں گی۔ اور کچھ کچھ انگریزی چیزیں بھی ہونگی۔

رہائش کل ایام کے لئے ہندوستانی طریقہ چار پائی سمیت ۸ ر بلا چارپائی ۲ ر انگریزی طریقہ دو روپیہ۔ ہائر انڈین اسٹائل علحدہ خاندان کے لئے کچھ کر لیا جائیگا۔ اسی میں جگہ بستی مہتر روشنی وغیرہ سب کچھ سمجھ لیجئے۔ اگر میلہ کے اختتام سے پہلے چلے جائینگے تب بھی اتنا ہی لیا جائیگا۔ کیونکہ انتظام کل ایام کے لئے کرنا پڑیگا۔ نمبر یا چھولداری درخواست کرنے پر ملینگے۔

پروگرام

صبح

ساڑھے سات بجے سے ۸ بجے تک	حمد و عبادت
۸ بجے سے ۹ بجے تک	تلاوت کلام
۱۱ بجے سے ۱۲ بجے تک	شخصی کا گزار بھی جماعت

شام

۲ بجے سے ۳ بجے تک	جزوی جلاس
۳ بجے سے ۵ بجے تک	نگر کیرتان
۵ بجے سے ۶ بجے تک	انگلش میٹنگ
۸ بجے سے ۹ بجے تک	عبادت و درس

خاص مضمون واسطے تلاوت کلام گواہی دینے میں کلیسیا کی ذمہ داری

بچوں کیلئے خاص جلسہ ہونگے۔ آپ آیئے اپنے خاندان اور دوستوں کو لایئے۔ حمد اور دعا کرتے ہوئے آیئے۔ برکت کا وسیلہ بنجایئے۔ خط و کتابت اس پتہ سے ہونا چاہیئے۔

دی سکرٹری سہارنپور کنونشن سہارنپور

المشتہر کمیٹی:-

مس ای مارس سکرٹری۔ سہارنپور۔ روسن می فرنک چرچ مشنری سوسائٹی رڑکی سسٹر عمانوئیل سیمور کرسچن کالج۔ لکھنؤ۔

یوحنا بپتسمہ دینے والے کی شہادت

ڈراما

ہیرودیس کا ہیرودیاس کو اپنے گھر میں لانا اور وزرا امرا کا مبارکباد گانا

تجھے نئی دلہن مبارک ہو شاہ
تو لے آیا بھائی کی جورو بیاہ
بہادر بڑا ہے تو ہیرود شاہ -
ہوا خوب دشمن ترا رو سیاہ

اس بدی پر یوحنا کا ہیرودیس کو ملامت کرنا

سُن اے بادشاہ تو خدا کا پیام
بہت تو نے بیجا کیا ہے یہ کام
شرع موسیٰ کے ہے یہ برخلاف
تو سُن تجھ کو کہتا ہوں میں صاف صاف
نہیں بھائی کی جورو رکھنا روا
بدبخت تو نے کیا ہے گناہ
اسے اب بھی واپس تو کر دے شہا
گناہ بخش دیویگا تجھکو خدا۔

ہیرودیس کا وزیر یوحنا کو ڈانٹتا ہے۔

تو ہے کون شاہ کا صلاحکار ہے۔
تیرے یاں پہ آنے کا کیا کار ہے
تیرے جیسوں کا یاں نہیں کام کچھ
تو بھیکھ منگا کیا چیز مردار ہے۔
پہن کر یہاں چیتھڑے آیا ہے تو
نہیں جانتا شاہ کا دربار ہے۔

ہیرودیس کا یوحنا کو گرفتار کرنیکا حکم دینا

پکڑ لو اس کو یہ جانے نہ پائے
سزا پائے بناں اب یہ نہ جائے
پکڑ کر قید میں ڈالو اسے دم
کرتا اپنے کئے کا پھل یہ پائے
حوالے اس کو داروغہ کے کر دو
کہ وہ اس سے وہاں چکی پسائے
کہ تا عبرت یہ ہووے دوسروں کو
خلاف شاہ زباں پر کچھ نہ لائے

ہیرودیس کی سالگرہ پر ہیرودیاس کی بیٹی کا ناچنا

شادی و جشن سزاوار مبارک ہووے
روز میلاد یہ سرکار مبارک ہووے
تاج سجتا ہے تیرے سر پہ کیا خوب شہا
سہرہ کیا خوب ہے زردار مبارک ہووے

خوب سجتے ہیں جواہرات تجھے میرے شہا
تجھ کو پوشاک چمک دار مبارک ہووے
مجھ کو انعام ملے آج جو مانگوں منہ سے
تجھ کو اے شاہ یہ دربار مبارک ہووے

ہیرودیس کا قسم کھانا

مانگ لے اس دم جو تو چاہے
اپنی خواہش آج تو پائے
آدھی شاہی تک میں دونگا
تیری آج مراد بر آوے۔
قسم ہے مجھ کو میرے سر کی
وعدہ میرا یوں نہ جائے۔
جھوٹ نہ بولیگا وہ ہرگز
ایسی قسم جو بندہ کھائے۔

رقاصہ اپنی ماں سے جاکر پوچھتی ہے کیا مانگوں

دیتا ہے بادشاہ مجھے اپنا آدھا راج
کیا مانگ لوں میں شاہ سے اماں بتا دے آج

ہیرودیاس کا جواب بیٹی کو

کیا چیز آدھا راج ہے کل راج ہے میرا
اس گھر میں گر رہیگی تو سب کچھ تو ہے تیرا۔
تو مانگ جاکے اس سے یوحنا کا سر ابھی
لا میرے پاس سر کو تو تھالی میں دھر ابھی

رقاصہ ہیرودیس سے یوحنا کا سر مانگتی ہے

اے بادشاہ یوحنا کا سر میں ہوں مانگتی
اسکو نبی رسول نہیں میں ہوں جانتی
سر اس کا دے مجھے کہ میں مشکور ہوں تری
ہو مجھ کو چین اور میری ماں کو شانتی
وعدہ کیا ہے کیجئے پورا ابھی اسے
وعدہ وفا ہے ساری سبھا تجھ کو جانتی

ہیرودیس کانپتا ہوا قسم کو پورا کرتا ہے۔

مشکل سوال تو نے کیا مجھ سے ہائے ہائے
وعدہ میں کرچکا ہوں کروں کیا میں ہائے ہائے
مرشد ہے وہ خدا کا نبی ہے رسول ہے۔
سر اس کا کاٹنا ہے برا کار ہائے ہائے
لاچار ہوگیا ہوں قسم سے میں کیا کروں
جلاد کو بلاؤ کہ سر کاٹ لائے ہائے

جلاد حاضر ہوتا ہے

لاتا ہوں جاکے کاٹ یوحنا کا سر ابھی
اسمیں کرونگا دیری نہ اے بادشاہ کبھی

جلاد قید خانہ میں یوحنا کے پاس جاتا ہے

مجھ کو بھیجا ہیرودیس نے
تیرا سر تا کاٹ لیجاؤں
ایک ہی وار میں سر کو کاٹوں
دوسرا وار نہ کرنے پاؤں ۔

یوحنا کا جواب جلاد کو

سر کو جدا بدن سے تو جلاد کر ابھی
ہاں جلد قید سے مجھے آزاد کر ابھی

جلاد سر کاٹ لاتا ہے

لایا ہوں کاٹ سر یہ یوحنا کا بادشاہ
کیجئے ملاحظہ ہے ابھی سانس لے رہا

ہیرودیس جواب دیتا ہے

سونے کے تھال میں اسے رکھکر تو دے ابھی
شہزادی اس کے واسطے ہے دیر سے کھڑی

رقاصہ یوحنا کا سر ماں کے پاس لے جاتی ہے۔

ماں کی طرف سر کو وہ لے کے رواں ہوئی
ہیرودیاس دیکھ کے تب شادماں ہوئی

واعظ

نور افشاں کی توسیع اشاعت میں آپ نے کہاں تک کوشش کی ہے؟

اے پی مشن ٹیچرس کانفرنس کا پانچواں سالانہ جلسہ منعقدہ بیاس

افتتاحی جلسہ مورخہ ۳۰ مارچ ۱۹۱۷ء

۲۰-۸ بجے سے ۹ بجے شام تک۔ لیکچرار ڈاکٹر فائیف صاحب۔

مضمون "بائبل جس کے برابر کوئی کتاب نہیں"۔ ڈاکٹر فائیف نے بائبل کو عقلی اور تجربہ ثبوت سے بتلا دیا کہ بائبل ہی ایک کتاب ہے جس کا ثانی آج تک نہیں ہوا۔ بائبل انسان کی تکلیف مصیبت ہر بات میں تسلی دیتی ہے۔ اور انسان کو راہ نجات پر لاتی ہے۔ اور فضل کا امیدوار بتلاتی ہے۔

۳۱ مارچ ۱۹۱۷ء

مضمون۔ بائبل اور ہر انسان کی شخصیت۔ بائبل کو کو خود ہی انسان تلاش کرتا ہے" لیکچرار پادری۔ بی۔ ٹی سکاٹ صاحب وقت ۸ سے ۴۵-۸ صبح تک۔ پادری سکاٹ صاحب نے تبلایا کہ بائبل کا پیغام انجام دینے کے لئے نہ صرف پاسٹروں کا فرض ہے۔ بلکہ ہر مسیحی کا فرض ہے۔ اور یہ ہر زبان میں تقریبا ۵۰۰ زبانوں میں چھپتی ہے۔ نہ صرف بادشاہ کے لئے بلکہ غریب سے غریب کے لئے۔ بائبل ہمیں گناہ سے آزاد کرتی ہے۔ دیکھئے ایک خود غرض اور گنہگار آدمی تھا۔ مگر پھر بھی وہ پچھتاتا تھا۔ یسعیاہ نبی اپنے آپ کو ایک دھجی سے بھی گھنونا مانتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک لیڈی غریب لوگوں کے گھر میں جاکر ملازم تھی مگر وہ بہت غلیظ اور گندے رہا کرتے تھے۔ آخرکار جب لیڈی سے نہ رہا گیا تو اس نے اُن کی آزاری ذکر نے کے لحاظ سے ایک سفید دستانہ پہنا اور

پھر اُن سے مصافحہ کرنے کو آئی۔ سب کے بعد دیگرے ملاقات کی اور اُس کا دستانہ اُن کے گندے ہاتھوں سے خراب ہو گیا۔ لیڈی کچھ نہ بولی آخرکار لوگوں کو خود خیال آیا اور دوسرے دن وہ خود صاف ستھرے لباسوں میں آئے۔ یہی حال خدا کا ہے۔ وہ ہم سے ملاقات کرتا ہے پر ہم کو صاف بڑی محبت سے کرتا ہے۔ انجیل اِس ہی کی خوشخبری دیتی ہے۔

مضمون۔ بائبل کا بڑا پیغام۔ لیکچرار۔ مسٹر یوسف جمال الدین صاحب بی۔اے ہیڈ ماسٹر مشن ہائی سکول جالندھر۔ وقت ۸-۴۵ سے ۹-۳۰ تک۔

چونکہ ڈاکٹر گرسولڈ صاحب نہ آئے اسواسطے ہیڈ ماسٹر صاحب موصوف نے اپنا مضمون دوپہر کا شروع کر دیا۔ آپ نے متی کے ۱۱-۲۵:۳۰ تک پڑھ کر سنایا۔ آپ نے پاک روح سے معمور ہو کر وہ کلام سنایا کہ رسولی موقعہ یاد دلایا۔

آپ نے دنیا میں انسان کو ہر حالت میں بیقرار ثبوت کیا۔ اور بائبل سے اُس کی تسلی بتلائی۔ پہلے انسان کو مریض سمجھا اور اُس کے لواحقین کو بیمار دار آخر دیکھا تو اُس کی حالت میں سخت بیقراری بےچینی نظر آتی ہے۔ پھر سکندر اعظم جولیس سیزر نپولین بوناپارٹ جنہوں نے فتوحات کے ڈنکے بجائے۔ مگر دم مرگ یہی بیقراری اور دل آزاری رہی۔ موجودہ حالت میں بادشاہ جرمن کو لیجئے وہ بھی بےقرار۔ دیکھئے خداوند مسیح کو بھیڑ پر کیسا ترس آیا۔ سلیمان بادشاہ نے حالانکہ کل دنیا کا حظ اُٹھایا۔ مگر پھر بھی بیقرار ہو کر کہتا ہے کہ یہ سب کچھ بطلان ہے۔ اُس کے ماں باپ بھائی بہن کے دل میں کیا گزرتی ہے۔ جن کا عزیز اس دار فانی سے کوچ کر گیا ہے۔ ولایت میں ایک شخص تھا جس نے ۱۸ برس تک اپنے خون کردہ گناہ کو چھپا لیا۔ مگر جب نہ رہ سکا تو مجسٹریٹ کے سامنے جا کر خود اقرار کیا۔ پہلے مجسٹریٹ نے اُس کو پاگل سمجھا۔ مگر جب تنگ کرنے لگا۔ تو اُس کو پھانسی دی۔ حالانکہ اُس نے اقرار مرتے وقت کر لیا۔ یہی حال ہمارے اور گناہوں کا ہے۔ جدھر دیکھو دنیا میں بیقراری ہی بیقراری ہے۔ مگر مسیح کہتا ہے۔ تم جو گناہ سے تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہو میرے پاس آؤ میں تمہیں آرام دونگا۔ سو مفصلہ ذیل باتوں کے لئے ہم بیقرار ہیں (۱) دنیوی دولت وحشمت کے لئے (۲) برائے گناہ کی یاد (۳) اپنے عزیزوں کی موت (۴) لوگ خود چین نہیں لینے دیتے (۵) موت کے بعد کیا ہوگا۔ اس سب بیقراری کا علاج بائبل میں کیا ہے جو خداوند مسیح وعدہ کرتا ہے میں زمانے کے آخر ہونے تک تمہارے ساتھ ہوں۔

چیرمین بی ایف خاں صاحب۔

مضمون:- کیوں ہم بائبل کو خدا کا کلام سمجھتے ہیں لیکچرار- پادری بی جی ہنری صاحب- وقت ۹-۳۰ سے ۱۰-۱۵ صبح تک- پادری ہنری صاحب نے مفصلہ ذیل وجوہات سے بائبل کو خدا کا کلام بتلایا۔

(۱) چرچ کی تواریخ کی گواہی (۲) اُس کی نادر تعلیم (۳) ایمان کی پختگی (۴) غیر اقوام کا اس پر توجہ کرنا۔ (۵) طرز بیان بائبل یسعیاہ ۶۳ میں دیکھو (۶) پیشینگوئیوں کا شروع و تکمیل (۷) ۱۲ رسولوں کے ذریعہ عیسوی بنیاد اور مخالفوں کی شرمندگی جیسے والسٹر صاحب خود شرمندہ ہوئے۔ (۸) روح کی گواہی (۹) اُس کا اب تک جاری رہنا (۱۰) ہر ایک بات کو صاف صاف بیان کرنا۔ پھر دیگر اشخاص نے اپنی اپنی باتیں بائبل کے منجانب اللہ ہونے کی تصدیق فرمائی۔ مسٹر جلال الدین نے فرمایا کہ بائبل خود ایک زندہ شخص کی گواہی دیتی ہے (۲) پھر دوسرے مذاہب کی کتابوں کی طرح اس میں اوٹلے باتیں نہیں بلکہ اعلیٰ معیار یا آئیڈیل کی باتیں ہیں۔ مسٹر سالومن نے کہا کہ بائبل میں ترجمے کی غلطیاں پیدا ہوئیں۔ مگر الہام الٰہی میں کوئی فرق نہیں آیا۔

پادری آرمسن صاحب نے فرمایا کہ بائبل ۳ ثبوت سے کلام الٰہی ہے (۱) یہ کہ بدستور قریباً دو ہزار برس سے جاری ہے۔ اور اپنا کام کرتی ہے۔ (۲) یہ ایک سڑک کی مانند ہے جو کہ نجات کا راستہ ہے (۳) اس سے تسلی ہمارے دماغ میں نہیں ہوتی بلکہ ہمارے دل میں ایسا اثر پیدا کرتی ہے جو کہ کوئی اور مذہب ظاہر نہیں کر سکتا۔

ماسٹر ہیرے خاں نے فرمایا کہ یہ مشرقی کتاب ہے کیونکہ مشرق میں پیدا ہوئی ہے۔ اور مغربی لوگوں کے ہاتھ جا پڑی۔

ڈاکٹر فائیف نے فرمایا کہ تین اسباب سے بائبل خدا کا کلام ہے۔ (۱) اس میں خدا کی محبت (۲) مسیح کا تجسم (۳) خدا کی مرضی جو کہ کسی اور کتاب میں ہرگز ظاہر نہیں ہوتی۔

چیرمین بی سی لعل صاحب۔ اور ڈاکٹر گرسولڈ صاحب نے فرمایا (۲-۴۰ سے ۳-۱۵ دوپہر تک) آپ نے پانچ چٹھیاں بتلائیں جن سے بائبل کا پکا و پختہ ثبوت ملتا ہے۔

(۱) کوڈ آف ہموربی جو کہ ۲۲۵۰ قبل از مسیح کا ہے مارگن صاحب نے معلوم کی۔

(۲) ۵۰ خطوط جو کہ تحریراً عمل میں آئے

(۳) ۱۲۵۰۴ قبل از مسیح دریائے نیل کے کنارے



واقعہ تھا۔

(۴) سبا کی ملکہ بھی اسی زمانے میں سلیمان بادشاہ کے پاس آئی تھی۔ یہ سب نشانے ظاہر کرتے ہیں کہ بائیبل خدا کی طرف سے ہے۔

راقم۔ این بی پروانہ۔ حال مقیم بیاس۔

ہندوستانی مسیحی بچوں کی اعلیٰ تعلیم

ہر مسیحی بچہ جب بورڈنگ سکول میں پہلے قدم رکھتا ہے۔ تو والدین کی دلی خواہش ہوتی ہے کہ اُن کا بچہ کم از کم انٹرنس تک تعلیم حاصل کرے۔ عموماً دس سال کا عرصہ اس کڑی منزل کے طے کرنے کے لئے درکار ہے۔ لیکن بہر صورت ایک سال ناکامیابی کا بھی اس میں شامل کرنا پڑتا ہے اور اب لڑکے کے سامنے گیارہ سال کی پڑھائی ہے۔ اب اگر کوئی مسیحی بچوں کی عمروں کا ملاحظہ ہمارے بورڈنگ سکولوں میں کرے تو فوراً پتہ لگ جائے گا کہ زیادہ تر تعداد لڑکوں کی ۲۰ سال کی عمر تک بھی انٹرنس جماعت تک نہیں پہونچتی۔ غالباً آجکل اتنی بڑی عمر کے لڑکے کو بورڈنگ سکول میں رکھنے کا رواج کم ہوتا جارہا ہے۔ ممکن ہے کہ بورڈنگ سکول ہر ایک لڑکے کو جو ۲۰ سال کا ہو گیا ہو نکالدیں۔

بہر کیف کوئی ہی مسیحی لڑکا ہوگا جو انٹرنس کا امتحان ۱۹ سال کی عمر میں پاس کرے اور اس کا علاج نہایت آسانی سے ہو سکتا ہے۔

عمدہ تربیت سے مسیحی لڑکے ویسی ہی کامیابی حاصل کر سکتے ہیں جیسے اُن کے ہندو بھائی۔ اگر ہم سکول رجسٹروں کا معائنہ کریں تو ہم دیکھیں گے کہ ہندو لڑکے عموماً مسیحی لڑکوں سے دو سال عمر میں ہمیشہ کم ہوتے ہیں یعنی دو سال پیشتر ہی وہ اپنی پڑھائی شروع کر دیتے ہیں۔ اگر مسیحی والدین بھی اپنے بچوں کی تعلیم بچپن میں شروع کریں خواہ وہ خود گھر میں کریں یا بورڈنگ سکول میں داخل کرانے سے ہر دو حالت میں لڑکوں کے لئے نہایت مفید اور سود مند ہوگا۔

کم از کم ہر ایک لڑکے کو اپنی ابتدائی تعلیم چھ سال کی عمر میں شروع کرنی چاہیے۔ اور بارہ برس کی عمر میں مڈل جماعت میں آجانا چاہیے۔

انگلستان میں ہزاروں بچے تین ہی سال کی عمر میں سکول جانے لگتے ہیں۔ اور پانچ سال کی عمر میں تو اُن کو ویسے ہی زبردستی سکول جانا پڑتا ہے جتنی جلدی لڑکا اپنی تعلیم شروع کریگا اتنی ہی جلدی وہ سکول اور کالج کی تعلیم کا سلسلہ ختم کر کے زندگی میں پاؤں پر کھڑا ہو کے اپنی روزی کما سکتا ہے۔

ہر ایک جگہ یہ بات صاف روشن ہے کہ چودہ یا سولہ یا اس سے بھی زیادہ عمر کے لڑکے اپنی تعلیم میں آگے نہیں بڑھتے۔ یا تو وہ پرائمری ہی میں دھکے کھاتے ہیں۔ یا شاید مڈل میں ہی پڑے رہتے ہیں۔ ان بے چاروں کا اپنا کوئی قصور نہیں ان بیچاروں میں ذہن نہیں کہ آگے بڑھ سکیں لیکن صرف اس امید پر کہ وہ اگلے سال تو ضرور ہی کامیاب ہو جائیں گے۔ والدین اور رحم اور نرم دل استاد اُن کو اسی جماعت میں پڑھنے دیتے ہیں۔ لیکن کبھی نہ کبھی وہ وقت ضرور آتا ہی کہ اُن کو بورڈنگ اور سکول چھوڑنا پڑتا ہے۔ اب ان لڑکوں کی عمر ایک ہی جماعت میں سالوں پڑے رہنے سے بہت زیادہ ہو گئی ہے اور دستکاری اور حرفتی سکول میں داخل ہونے کی عمر گذر گئی۔ پس اسی طرح اپنی عمر بے فائدہ آوارہ گردی میں بسر کرنی شروع کر دیتے ہیں کوئی خاص غرض اور مدعا اُن کو اپنی زندگی میں نظر نہیں آتا۔ اگر یہ لڑکے چھوٹی عمر میں کسی بورڈنگ یا سکول میں داخل ہو جاتے تو والدین کو بچپن ہی کی عمر میں معلوم ہو جاتا کہ آیا اُن کے لڑکے سکول کی اعلےٰ تعلیم کے لایق ہیں یا نہیں تو اسی چھوٹی ہی عمر میں وہ اپنے بچوں کو کوئی دستکاری ہنر اور پیشہ سکھا دیتے تو بلاشبہ وہ کامیابی حاصل کرتے۔ بچپن ہی کی عمر میں اگر بنیاد ٹھیک پڑ جائے تو آئندہ زندگی کا دارومدار اس بچپن کی تعلیم پر منحصر ہے۔ ایک بزرگ نے کہا ہے۔ "تم مجھے پہلے چھ سال بچہ کی عمر کے دیدو تو میں باقی عمر کی ذرا بھی پرواہ نہیں کرتا۔"

یہ بچوں کے بچپن کی زندگی کا نقصان نہ صرف بچہ کی زندگی کے نقصان کا موجب ہے۔ بلکہ تمام مسیحی جماعت کے نقصان کا بھی باعث ہے۔

کاشکہ والدین اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کریں کہ وہ اپنے بچوں سے بچپن کی تربیت چھوٹی عمر میں شروع کر دیں۔

غزل

از فکر طبع خاکسار۔ جارج ملٹن تائب لودیانوی۔

جس کو جو چاہا اسے رب اکبر کر دیا
کوئلے کو لعل اور پتھر کو گوہر کر دیا۔

آگیا جب بے نیازی پہ تو اپنی اے کریم
خاک کے پتلے کو نور حق کا مظہر کر دیا۔

جب ہوا شہرت پسند عام تو اے دل نشیں
عشق کا چرچا ہمارے سے گھر گھر کر دیا
ہو گیا جب شوق خود آرائے ہستی تجھے۔
صورت انسان میں اپنے کو ظاہر کر دیا۔
چونکہ کر دم اینما تمضوں ہیں ہمارے آئینہ
مصنفہ دنیا چیز کو اک تو نے جوہر کر دیا۔
ہو گیا جس دم تجھے اپنے تجسس کا خیال۔
کن فکاں کہنے سے پھر اپنے کو اظہر کر دیا
واہ کیا شان خدائی ہے یہ تاب دیکھ دل
مجھ کو بھی پابند رسم عشق اظہر کر دیا۔

تیل واسطے زخم ۱۲/ ع

یہ تیل ہر قسم کے زخم پھوڑے پھنسی داد چھاجن اکھجلی کے لئے
انسان ہو یا جانور یکساں فائدہ کرتا ہے مجرب ہے قیمت فی شیشی ایک
اونس ۱۲/ دو اونس شیشی ۸/

سرمہ واسطے روہا آنکھ

ایک ہی دن میں فائدہ کرنے والا نہایت بیش قیمت ہے قیمت
ایک تولہ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عـه/) **ڈاکٹر ای نیوٹن**
اور بیڈ ایمہ ڈاکخانہ لکھن پور سرگجہ سی پی

ایسٹر کی خوشی میں رعایت

اپنشد وید ہیں ان کی تعلیم سے واقفیت ہر
مسیحی خصوصاً مسیحی منادوں کو ضروری ہے۔ ہندو
فلسفیانہ مذہب کی اردو میں اپنشدوں کی تعلیم
یکساں واحد کتاب ہے اس بڑی رعایت سے
فائدہ اٹھاؤ ایسٹر کے بعد وہی اصل قیمت عـه
ہو گی۔ مگر اب رعایتی قیمت ۸ر محصول ڈاک
ہے ملنے کا پتہ۔ پادری کیول سنگھ امرسدھ گوبند نگر

ہیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ سے جاری ہے اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پر فضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے اس کے متعلق وسیع اور سوا اور بورڈنگ ہوس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کیلئے ایک خوش وضع حوض عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کیلئے موزوں اور کافی کمرے ہیں مزید برین سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیمیافتہ ہیں سکول ہذا میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے لہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔ **المشتہر**
پرنسپل ہیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قایم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات۔ یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے عرصہ دراز سے جاری ہے۔ مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۶ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی کر دی ہیں جس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام بخوبی طور پر ہو گیا ہے خرچ خوراک معہ فیس طالب علم ۵ر ماہوار اگر ایک خاندان سے دو ہوں تو بعہ ۳ ہوں تو ۸ر اور کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہو گا کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت ارزاں قیمت پر فروخت ہوتا ہے علاوہ ازیں جن رکشا کرو توکول اور بورڈ کیرم وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں قیمت جن رکشا عـه سے اسے کرو توکول لعـه سے ۱۲/ تک مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ۲ع
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک ۳ے
غیر ممالک سے ۳ے ۱۲/
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائے گی۔

شرح اجرت اشتہارات

سالتمام	ششماہی	سہ ماہی	مقدار اشتہار
[illegible]	ے	[illegible]	کالم کا آٹھواں حصہ
[illegible]	[illegible]	ے	چوتھائی کالم
[illegible]	[illegible]	[illegible]	نصف کالم
[illegible]	[illegible]	[illegible]	پورا کالم
[illegible]	[illegible]	[illegible]	پورا صفحہ

ہر ایک نوٹس کیلئے فی سطر ۳ر لیکر دیجکم کسی مشتہر کیلئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں۔

باغ دل
دی گارڈن آف دی ہارٹ

ایڈیٹر مسز محمد اسمٰعیل صاحبہ۔

یہ ایک سہ ماہی رسالہ انگریزی اور اردو فارسی میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ۸ر اگر ۶ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو فی کاپی ۶ر چارج کیا جاتا ہے یہ رسالہ خاص کر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی نمونہ ۲ر کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ درخواستیں بنام **مس ایم ویری ڈی ڈی۔** آنریری سیکرٹری سی ایل **لودھیانہ پنجاب** آنی چاہئیں

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو بزبان انگریزی اور اردو الہ آباد سے شائع ہوتا ہے اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران ۲ر سے لیکر ۴ر تک نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یو پی سے طلب کر سکتے ہیں۔

پادری ای ایم ویری ڈی ڈی ایڈیٹر و مینیجر نور افشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی برادرز چھپا